سوال

(379) مسجد کے امام اور مؤذن کی تنخواہ کا شرعاً کیا حکم ہے؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

مسجد کے امام اور موذن جن کے بغیر مسجد کی خدمت ادا نہیں ہو سکتی، ان کو تنخواہ دینا لینا ازروئے شرع جائز ہے یا نہیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

امامت اوراذان پر ماہانہ تنخواہ لینا شرط کر کے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک ممنوع ہے۔

لَایجوزالاستیجار علی الاذان والحج وکذاالاحاجةو تعلیم القران والفقہ والاصل ان کل طاعة یختص بھا المسلم لایجوزالاستیجار علیہ عندنا (ہدایہ)

قال ابن المنذر ثبت ان رسول اللہ قال لعثمان بن ابی العاص واتخذوا موذناً لایاخذ علی اذانہ اجراًواخرج ابن حبان عن یحیی الھکالی قال سمعت رجلاقال لابن عمرانی لاحبک فی اللہ قال لہ ابن عمرانی لابغضک فی اللہ فقال سبحان اللہ احبک فی اللہ و تبغضنی فی اللہ قال نعم انک تسئل علی ذالک اجراًوروی عن ابن مسعودانہ قال اربع لایوخذ علیھن اجرالااذان و قرأة القران والقضاء۔

(نیل الاوطار صفحہ ۳۵۷ ج ۱)

اور متاخرین حنیفہ و دیگر ائمہ کے نزدیک امامت اوراذان پر تنخواہ لینی جائز ہے۔

ویفتی الیوم بصحتھا لتعلیم القرآن والفقر اوالامامة والاذان ویجبر المستاجر علی دفع ما قیل فیجب المسمی بعقد واجر المثل اذالم یذکرمدة (درمختار)

میرے نزدیک راجح یہ ہے کہ شرط اور طے کر کے ماہانہ مقرر تنخواہ لینا مکروہ ہے۔ ہاں اگر موذن یا امام کو بغیر شرط اور سوال کے بطریق اکرام کے کچھ دے دیا جائے تو اس کا قبول کرنا جائز اور بلا کراہت مباح و درست ہے۔ (مولانا) عبید اللہ رحمانی، شیخ الحدیث و مفتی مدرسہ، المحدث جلد نمبر ۱، نمبر ۳)

فتاویٰ علمائے حدیث

کتاب الصلاۃ جلد 1 ص 170